سید ابو معاویہ ابوذر بخاری

"لُٹ گیا دین خانقاہوں میں"

حسن رسوا ہے شاہراہوں میں — عشق برباد ہے گناہوں میں
دل ہو مسرور جب گناہوں میں — کیا اثر ہوگا اس کی آہوں میں
کب سے کافورِ فطرت انسان — مسخ و پامال ہے سیاہوں میں
بھائیوں کی درازِ دستی سے — کتنے یوسف پڑے ہیں چاہوں میں
کتنے عیسیٰ گئے ہیں سولی تک — اپنے نادان خیر خواہوں میں
مسند علم ہوگئی ویراں — لُٹ گیا دین خانقاہوں میں
جس کا تذکار بھی عبادت ہے — ہے وہ محبوب میری بانہوں میں
جب سے دیکھا ہے حسنِ سادہ ترا — ہر حسیں ہیچ ہے نگاہوں میں
تیری یاد اور آنسوؤں کی جھڑی — تارے گرتے ہیں تیری راہوں میں
یہ سنا تھا کہ دل ہے تخت ترا — تو انوکھا ہے بادشاہوں میں

راز موتی ہیں تو سمندر ہے
کون پہنچے گا تیری تھاہوں میں؟